ہفتہ وار رسالہ: 430
WEEKLY BOOKLET: 430

تقریباً 34 سال پہلے کا بیان

جنّت کی بہاریں

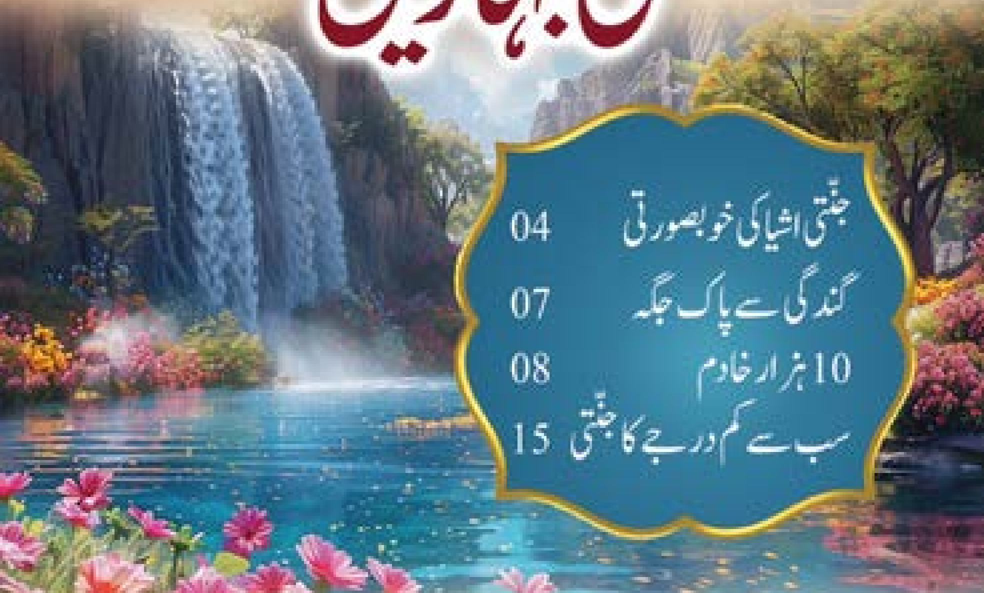

جنّتی اشیا کی خوبصورتی	04
گندگی سے پاک جگہ	07
10 ہزار خادم	08
سب سے کم درجے کا جنّتی	15

شیخ طریقت، امیر اہل سنّت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

جنّت کی بہاریں (1)

دُعائے عطّار: یااللہ پاک ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ: ”جنّت کی بہاریں“ پڑھ یا سُن لے اُسے اپنی رحمت سے ماں باپ اور خاندان سمیت جنَّت الفردوس میں بے حساب داخِلہ نصیب فرما۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر دن میں ایک ہزار بار دُرودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ (جامع الاحادیث، 7/268، حدیث:22354)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

جنّت کی بہاریں

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بروزِ قیامت تمام لوگ پُل صِراط پر جمع ہو کر جہنّم کے اِرد گِرد کھڑے ہوں گے اور پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق پُل صِراط سے گزریں گے، کچھ بجلی کی طرح، کچھ ہوا کی طرح، کچھ پرندوں کی طرح، کچھ تیز رفتار گھوڑوں کی طرح، کچھ عُمدہ اُونٹوں کی طرح اور کچھ دوڑنے والے آدمی کی طرح۔

---

1 ... یہ بیان شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہُم العالیہ نے 17 جمادی الاولیٰ 1413ھ بمطابق 13 نومبر 1992ء کو دعوتِ اسلامی کے اوّلین مدنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب کراچی میں عاشقانِ رسول کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا تھا۔ جسے المدینۃ العلمیہ کے ”شعبہ بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔

پُل صِراط سے گزرنے والا سب سے آخِری آدمی دونوں پاؤں کے اَنگوٹھوں کے برابر تنگ مَقام سے گزرے گا، اس پر پھِسلن ہوگی اور وہ تلوار کی طرح تیز بھی ہوگا۔ فِرشتے پُل صِراط کے دونوں کناروں پر آگ کی کُنڈیاں لیے موجود ہوں گے جس سے وہ لوگوں کو کھینچتے ہوں گے، کچھ لوگ بچ کر گزر جائیں گے، کچھ زخمی ہو کر جہنّم میں گِر پڑیں گے اور کچھ نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

سب سے آخِری شخص جو پُل صِراط سے گزرنے میں کامیاب ہو گا اس کے سامنے جنّت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا، وہ جنّت میں اپنے لیے نعمتوں کو نہ دیکھے گا تو وہیں بیٹھ جائے گا اور عرض کرے گا: اے اللہ! تُو مجھے یہیں بیٹھنے کی اِجازت دے دے۔ جواب ملے گا: اگر تمہیں اِجازت مل جائے تو تم کچھ اور سُوال تو نہیں کرو گے؟ وہ عرض کرے گا: اے اللہ! مجھے تیری عزّت و جلال کی قسم! کوئی سُوال نہیں کروں گا چنانچہ اُسے وہاں رہنے کی اِجازت دے دی جائے گی۔ پھر اسے جنّت کی منزلیں نظر آئیں گی تو وہ عرض کرے گا: اے اللہ! مجھے وہاں پہنچا دے، اِرشاد ہو گا: وہاں پہنچ کر دوبارہ تو کچھ نہیں مانگو گے؟ عرض کرے گا: اے اللہ! مجھے تیری عزّت و جلال کی قسم! بالکل نہیں، اب اُسے ان منزلوں تک پہنچا دیا جائے گا۔ وہاں پہنچ کر اُسے جنّت کی مزید بہاریں نظر آئیں گی تو بارگاہِ خُداوَندی میں پھر عرض کرے گا: اے اللہ! مجھے وہاں پہنچا دے تو اُسے وہاں بھی پہنچا دیا جائے گا۔ وہاں اُسے جنّت کی مزید نعمتیں نظر آئیں گی لیکن اس بار وہ سُوال نہیں کرے گا۔ اس سے کہا جائے گا: اب تُو سُوال کیوں نہیں کرتا؟ عرض کرے گا: بہت سُوالات کر لیے اب مجھے مزید سُوال کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اللہ پاک کی رحمت جوش میں آئے گی اور اِرشاد ہو گا: ہم

نے تجھے جنّت میں پوری دنیا کے برابر بلکہ اس سے بھی دس گنا زیادہ عطا کیا اور یہ شخص جنّت میں سب سے کم درجے کا ہو گا۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب یہ واقعہ بیان فرماتے تو اتنا مسکراتے کہ آپ کی مبارک داڑھیں نظر آنے لگتیں۔

(تنبیہ الغافلین، ص42، حدیث:76 ماخوذاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جنّت میں اللہ پاک کی ایسی ایسی نعمتیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سُنیں سِوائے اُس کے جسے اللہ پاک نے دِکھائیں۔ (مسلم، ص1162، حدیث:7133) جیسا کہ نبیوں کے سرتاج، صاحِبِ معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے شَبِ معراج اپنی مبارک آنکھوں سے انہیں مُلاحَظہ فرمایا۔ (بخاری، 2/416، حدیث:3342) بہر حال جنّت کی نعمتیں لازوال ہیں، ان کی حقیقت اللہ پاک ہی جانتا ہے اور روایات و اَحادیث میں جنّتی نعمتوں کی جو مثالیں بیان کی گئیں ہیں وہ صرف سمجھانے کے لیے ہیں۔ جنّتیوں کو جنّت میں کیا کیا انعامات ملیں گے؟ اس حوالے سے سنیے اور جنّتی نعمتوں کو حاصل کرنے کے لیے خوب نیک اعمال کیجئے چنانچہ

جنّتی کو 72 بیویاں دی جائیں گی

جنّتی کو جنّت میں بَہتَّر (72) بیویاں دی جائیں گی۔ (ابن ماجہ، 4/539، حدیث:4337)

جنّتی عورتوں کو کتنے مرد ملیں گے؟

بعض اَوقات جاہل یا ضرورت سے زیادہ پڑھے لکھے ڈیڑھ ہوشیار قسم کے لوگ مذہبی لوگوں کو پریشان کرنے کے لیے اس طرح کا سُوال کرتے ہیں کہ جنّت میں مَردوں کو 72

بیویاں ملیں گی تو یہ بتاؤ! وہاں عورتوں کو کتنے مرد ملیں گے ؟[1]

اس حوالے سے عرض ہے کہ یہ سوال بہت بڑی جہالت اور ذہنی گندگی کا نتیجہ ہے، مُسلم ہو یا غیر مُسلم، دنیا بھر میں شاید ہی کوئی ایسی قوم ہو جو اس بات کو گوارا کرے کہ ایک عورت کے چند شوہر ہوں۔ جب دنیا میں کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ ایک عورت کے لیے دو دو شوہر ہوں تو پھر جنّت میں کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک عورت کے لیے کئی کئی مرد ہوں!

جنّتی عورت کا حُسن و جمال

جنّتی عورت اگر دنیا کی طرف جھانکے تو ساری دنیا نور سے بھر جائے اور خُوشبو سے مُعطَّر ہو جائے اور چاند اور سورج کی روشنی بھی جاتی رہے۔ جنّتی عورت کا دوپٹہ دنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہے۔ (بخاری،4/264،حدیث:6568) ایک روایت میں اس طرح ہے: اگر جنّت کی حُور اپنی ہتھیلی زمین و آسمان کے درمیان نکالے تو اس کے حُسن کی وجہ سے خلائق فتنے میں پڑ جائیں اور اگر وہ اپنا دوپٹہ ظاہر کرے تو اس کی خوبصورتی کے آگے سورج ایسا ہو جائے جیسے سورج کے سامنے چراغ۔

(فتح الباری،12/378،تحت الحدیث:19 ماخوذاً)

جنّتی اشیا کی خوبصورتی

اگر جنّت کی کوئی چیز ناخن کے برابر بھی دنیا میں ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان اس

---

1 ... عورتوں کو جنّت میں ان کے وہ شوہر ملیں گے جن کے نکاح میں وہ تھیں بشرطیکہ شوہر بھی جنّتی ہوں۔ اگر کسی عورت کا شوہر جنّت میں نہ جا سکا تو وہ کسی اور جنّتی مَرد کے نکاح میں دے دی جائے گی۔ اِسی طرح جو عورتیں کنواری فوت ہوئیں وہ بھی جنّت میں کسی مَرد کی زَوجِیَّت میں چلی جائیں گی۔

www.dawateislami.net

سے آراستہ ہو جائیں اور اگر جنّتی کنگن ظاہر ہو جائے تو وہ سورج کی روشنی اس طرح مٹا دے جس طرح سورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔(ترمذی،4/241،حدیث:2547ماخوذاً)

جنّت کی وُسعَت

جنّت کتنی وسیع ہے؟ اس کو اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں البتّہ اِجمالی بیان یہ ہے کہ جنّت میں 100 درجے ہیں اور ہر دو دَرجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ (ترمذی،4/238،حدیث:2539) ترمذی شریف کی ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اگر تمام عالَم جنّت کے ایک درجے میں جمع ہوں تو یہ سب کے لیے وسیع ہے۔(ترمذی،4/239،حدیث:2540)

جنّتی درخت کی وُسعَت

جنّت میں ایک درخت ایسا ہے جس کے سائے میں100 سال تک ایک تیز رفتار گھوڑے سُوار چلتا رہے تب بھی اس درخت کا سایہ ختم نہ ہو گا۔(مسلم،ص1163،حدیث:7138)

جنّتی دَروازوں کی وُسعَت

جنّت کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک سِرے سے گُھڑ سُوار دوڑنا شروع کرے اور70 سال تک دوڑتا رہے تب وہ دوسرے سِرے پر پہنچے گا۔(مُسندِ امام احمد، 5/475، حدیث:16206) جنّتی دروازے لاکھوں میل چوڑے ہوں گے لیکن اس کے باوُجود جنّت میں جانے والوں کا اِتنا رَش ہو گا کہ کندھے سے کندھا چِھل رہا ہو گا۔

(ترمذی،4/245،حدیث:2557مفہوماً)

جنّت کی آرائش وزیبائش

جنّت میں ہیرے اور جواہرات کے محلّات ہیں جو اتنے صاف اور شفاف ہیں کہ باہر

www.dawateislami.net

سے اَندر اور اَندر سے باہر کا نظر آئے۔(مُسندِ امام احمد،2/583،حدیث:6626) جنّت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہوئی ہیں،"ایک اینٹ سونے کی، ایک چاندی کی،زمین زعفران کی،کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت۔"

(ترمذی،4/236،حدیث:2534)

جنّتِ عَدْن کی اینٹ

جنّتِ عَدْن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے،ایک یاقوتِ سرخ کی،ایک زَبَرْجَدِ سبز کی اور گارا مُشک کا ہے اور گھاس کی جگہ زعفران ہے،کنکریاں موتی کی اور مٹّی عَنْبَر کی ہے۔

(الترغیب والترہیب،4/283،حدیث:33)

جنّتی خیمہ

جنّت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہو گا جس کی بُلندی ساٹھ میل ہو گی۔

(مسلم،ص1166،حدیث:7158)

جنّتی دریا اور نہریں

جنّت میں چار دریا ہیں: ایک پانی کا،دوسرا دُودھ کا،تیسرا شہد کا اور چوتھا شراب کا،پھر ان سے نہریں نکلتی ہیں۔(ترمذی،4/257،حدیث:2580)وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں بلکہ زمین کے اُوپر رَواں ہیں،نہروں کا ایک کنارہ موتی کا دوسرا یاقوت کا اور نہروں کی زمین خالص مُشک کی۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا،6/334،حدیث:68ملتقطاً) وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں کہ جس میں بدبو،کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بےعقل ہو کر آپے سے باہر ہو جاتے اور بے ہُودہ بکتے ہیں بلکہ وہ شراب اِن سب باتوں سے پاک اور منزّہ ہے۔

(تفسیر ابن کثیر،پ26،محمد،تحت الآیۃ:15،7/289ملتقطاً)

جنّتی کھانے

جنّتیوں کو جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے اور جس کھانے کی خواہش ہو گی وہ فوراً حاضر ہو جائے گا۔(تفسیر ابن کثیر، پ24،فصلت، تحت الآیۃ:31، 7/162) اگر کسی پرندے پر نظر پڑی اور اُسے کھانے کی خواہش ہوئی تو وہ پرندہ بُھنا ہوا پیش ہو جائے گا۔ (تفسیر درمنثور، پ27،الواقعۃ، تحت الآیۃ:21، 8/11) اگر پانی پینے کی خواہش ہوئی تو کوزے خود بخود ہاتھ میں آجائیں گے اور ان میں ٹھیک اَندازے کے مطابق پانی، شہد اور دُودھ ہو گا، جتنی خواہش ہو گی اس سے ایک قطرہ نہ زیادہ ہو گا نہ کم، پینے کے بعد وہ پیالے خود بخود جہاں سے آئے ہوں گے اپنی جگہ واپس چلے جائیں گے۔(الترغیب والترھیب،4/290،حدیث:66ماخوذاً)

گندگی سے پاک جگہ

گندگی، نجاست، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان اور بدن کا میل وغیرہ ایسی چیزیں جن سے انسان کو گِھن آتی ہے جنّت میں بالکل بھی نہیں ہوں گی۔ شاید کوئی سوچے کہ کھانا کیسے ہضم ہو گا؟ تو اس کی صورت اللہ پاک نے جنّت میں یہ رکھی ہے کہ ایک فرحت بخش ڈکار آئے گی اور بدن سے خوشبودار پسینہ نکلے گا جس سے سب کھانا ہضم ہو جائے گا، ڈَکار اور پسینے سے مُشک کی خوشبو نکلے گی۔(مسلم، ص1165،حدیث:7152ملخصاً)

ہر وقت تسبیح و تکبیر جاری رہے گی

ہر وقت زبان سے تسبیح و تکبیر بَقصد و بِلا قصد مِثلِ سانس کے (یعنی سانس کی طرح) جاری ہو گی۔ جس طرح ہم دُنیا میں کوئی چیز پڑھتے پڑھتے تھک کر چُپ ہو جاتے ہیں جنّت میں ایسا نہیں ہو گا بلکہ وہاں بِلا تکلُّف تسبیح اور تَحمِید زبان پر جاری رہے گی۔

(مسلم، ص1165،حدیث:7152)

10 ہزار خادم

ہر جنّتی شخص کے سِرہانے کم اَز کم 10 ہزار خادم کھڑے ہوں گے، ہر خادم کے ایک ہاتھ میں سونے اور دوسرے ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہو گا اور ہر پیالے میں رَنگارنگ کی نئی نئی نعمتیں ہوں گی۔(معجم اوسط، 5/380، حدیث:7674) اور جتنا بھی کھاتا جائے گا لذّت میں کمی واقع نہ ہو گی۔ دُنیوی کھانوں کی طرح نہیں کہ پہلے نوالے میں لذّت زیادہ ہوتی ہے پھر جُوں جُوں پیٹ بھرنا شروع ہوتا ہے مزہ کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ نیز اگر کوئی چیز چند روز تک کھائی جائے تو وہ اچھی بھی نہیں لگتی بلکہ بعض چیزوں کو دیکھ کر ہی دل بھر جاتا ہے جیسا کہ مٹھائی کی دکان کے سامنے سے اگر کوئی عام آدمی گزرے تو شاید اس کے منہ میں پانی آجائے لیکن اس دکان پر کام کرنے والوں کو مٹھائی سے اتنی رغبت نہیں ہوتی کیونکہ اُسے دیکھ دیکھ کر ان کا دل بھر چکا ہوتا ہے۔

ہر نوالے میں 70 ذائقے

جنّتی کھانے کے ہر نوالے میں 70 قسم کے ذائقے ہوں گے جبکہ دُنیوی کھانوں میں اتنے ذائقے نہیں ہوتے البتّہ چند کھانوں کو آپس میں ملانے سے اُن کے ذائقے ضرور بدل جاتے ہیں مثلاً بریانی اور زَردے کو ملا کر کھانے سے ایک تیسرا ذائقہ محسوس ہو گا جو نہ بریانی کا ہوگا اور نہ ہی زردے کا نیز دُنیوی کھانے ایک دوسرے کا ذائقہ چھپا لیتے ہیں اور ایک وقت میں مختلف ذائقے جُدا جُدا محسوس بھی نہیں ہوتے جبکہ جنّتی کھانوں کے ہر نوالے میں 70 ذائقے جُدا جُدا محسوس ہوں گے اور ایک ذائقہ دوسرے کو نہیں چھپائے گا۔

جنّتیوں کے لباس اور جوانی

جنتیوں کے لباس پُرانے نہیں ہوں گے اور نہ جنّتیوں کی جوانی ختم ہو گی۔

(مسلم، ص1166، حدیث:7156)

جنّتی جنّت میں 30 سال کے معلوم ہوں گے۔(ترمذی،4/244،حدیث:2554) جنّتیوں کی جوانی کو کبھی زَوال نہیں آئے گا جبکہ دنیا میں جوانی کو زَوال ہے چنانچہ جو شخص دنیا میں ابھی 30 سال کا ہے وہ اگلے سال 31 سال کا ہو جائے گا اور پھر عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ جوانی ڈَھلتی چلی جائے گی یہاں تک کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ بڑھاپے کی وجہ سے چہرے پر جُھریاں پڑ جائیں گی اور کمر جُھک جائے گی۔ یاد رکھیے! جنّت کے لیے کوئی میعاد مقرر نہیں کہ 50 یا100 سال تک باقی رہے گی اور پھر فنا ہو جائے گی بلکہ جنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے اور جنّتی ہمیشہ اس میں رہیں گے اور اُن کی جوانی کو کبھی زَوال نہ آئے گا۔

جنّتیوں کے روشن چہرے

سب سے پہلا گروہ جو جنّت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے اور دوسرا گروہ جو جنّت میں جائے گا ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے روشن ستارا۔(بخاری،2/393،حدیث:3254)

جنّت میں بُغض و کِینہ اور حَسَد نہ ہو گا

جنّتی سب ایک دل ہوں گے، ان کے درمیان کوئی بُغض و کینہ یا حَسَد نہ ہو گا۔(بخاری، 2/393،حدیث:3254)دُنیا میں بغض و کینہ کی وجہ سے ایک شخص دوسرے شخص کو اچھا نہیں لگتا جبکہ جنّت میں ایسا نہ ہوگا، وہاں سب کو ایک دوسرے سے محبت ہو گی، کوئی حسد نہ کرے گا، آپس میں لڑائی، گالی گلوچ اور مار دھاڑ کا سلسلہ نہ ہوگا۔ نیز غصّہ اور چِڑ چِڑا پن وغیرہ دُنیوی عَوارِضات (یعنی پریشانیاں) جنّت میں نہ ہوں گے۔

www.dawateislami.net

جنّت میں نہ کوئی غم ہو گا اور نہ بیماری

جنّت میں نہ کوئی غم ہو گا اور نہ کوئی تکلیف اور بیماری جیسا کہ دنیا میں کسی کو پیٹ میں دَرد رہتا ہے تو کوئی دَمے کا مریض بن جاتا ہے، کوئی ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہو تا ہے تو کسی کو کھانسی نہیں چھوڑتی، کوئی بے چارہ کینسر کا شکار ہو جاتا ہے تو کوئی کسی اور مُہلِک مرض کا، جنت میں کسی قسم کا کوئی مرض، کوئی غم اور کوئی تکلیف نہ ہو گی۔

حورِعین (یعنی بڑی آنکھوں والی حور) کا حُسن و جمال

جنّتیوں میں سے ہر ایک کو حورِعین میں سے کم سے کم دو بیبیاں ایسی ملیں گی کہ ستّر ستّر جوڑے پہنے ہوں گی پھر بھی ان کے لباسوں اور گوشت کے باہر سے ان کی پِنڈلیوں کا مَغز ایسے دکھائی دے گا جیسے سفید شیشے میں شرابِ سُرخ دکھائی دیتی ہے۔(بخاری، 2/393، حدیث:3254۔ معجم کبیر، 10/166، حدیث: 10321) یہ اس وجہ سے کہ اللہ پاک نے انہیں یاقوت سے تَشبِیہ دی اور یاقوت میں سوراخ کرکے اگر ڈورا ڈالا جائے تو ضرور باہر سے دکھائی دے گا۔(ترمذی، 4/239، حدیث:2541) آدمی اپنے چہرے کو اس کے رُخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا اور اس پر اَدنیٰ درجے کا جو موتی ہو گا وہ ایسا ہو گا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کر دے۔(مسند امام احمد، 4/150، حدیث:11715) ایک روایت میں ہے: اگر مرد اس کے شانوں (یعنی کندھوں) کے بیچ میں پیچھے کی طرف ہاتھ رکھے گا تو اس کے آگے سے جِلد، گوشت اور کپڑوں کے باہر سے نظر آئے گا۔(الترغیب والترہیب، 4/298، حدیث:96)

جنّتی لباس دنیا میں پہنا جائے تو۔۔۔

اگر جنّتی لباس دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے وہ بے ہوش ہو جائے اور لوگوں کی نگاہیں اس کو برداشت نہ کرسکیں۔ (الترغیب والترہیب، 4/294، حدیث:84) اِسے یوں سمجھیے کہ جب سورج

اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا ہو تو اس وقت جو اُسے دیکھے گا اس کی نگاہیں چُندھیا جائیں گی اور سورج کی روشنی کو برداشت نہیں کر پائیں گی۔ یہ مثال صرف سمجھانے کے لیے ہے ورنہ اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے کہ جنتی لباس کیسا ہو گا جسے آدمی نہ دیکھ پائے گا۔

حور کے لُعابِ دَہن کی تاثیر

اگر کوئی حور سمندر میں اپنا لُعابِ دَہن یعنی تھوک ڈال دے تو کھارا سمندر میٹھا ہو جائے۔ اگر جنتی عورت سات سمندروں میں تھوکے تو وہ شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں۔

(الترغیب والترہیب، 4/299، حدیث:98، 99)

حوروں کا گانا

جب کوئی جنتی جنت میں جائے گا تو اس کے سرہانے اور پائنتی (یعنی پاؤں) کی طرف دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی مگر ان کا گانا شیطانی موسیقی اور مَزامیر والا نہ ہو گا جیسا کہ آج کل مَعاذَ اللہ گایا جاتا ہے بلکہ وہ اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کریں گی۔(معجم کبیر، 8/95، حدیث: 7478 ماخوذاً) وہ ایسی خوش اِلْحان (یعنی اچھی آواز والی) ہوں گی کہ ان جیسی آواز کسی نے کبھی نہ سُنی ہو گی اور وہ جو گانا گائیں گی اُس کا مضمون کچھ یوں ہے: ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہ مریں گی، ہم چین والیاں ہیں کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گی، ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گی اور مبارک باد اس کے لیے جو ہمارا ہو اور ہم اس کی ہوئیں۔(ترمذی، 4/254، حدیث:2573)

سب جنتی بے رِیش ہوں گے

سر، پلکوں اور بھوؤں کے سِوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب جنتی بے رِیش ہوں گے، سُرمَگیں آنکھیں اور 30 برس کی عمر کے معلوم ہوں گے۔

(ترمذی، 4/244، حدیث:2554)

جنّت میں نیند نہیں

جنّت میں نیند نہیں کہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنّت میں موت نہیں۔

(شعب الایمان،4/183،حدیث:4745)

نیند نہ ہوگی تو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا

ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ اگر جنت میں نیند نہ ہو گی تو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ نیند سے سکون حاصل ہوتا ہے، اس حوالے سے عرض ہے کہ جنتیوں کو اللہ پاک ایسی فرحتیں اور آسائشیں عطا فرمائے گا کہ انہیں وہاں نیند کی ضرورت ہی نہ پڑے گی۔

دیکھیے! خوشی کی وجہ سے بھی نیند میں کمی آتی ہے جیسا کہ رَمضان المبارک میں لوگ خوشی کے سبب راتیں جاگ کر گزارتے ہیں اور دِن میں کچھ دیر آرام کرکے کام کاج میں مصروف ہو جاتے ہیں، یوں ہی شادی بیاہ اور میلوں جُھمیلوں کے موقع پر خوشی کی وجہ سے نیند نہیں آتی اور لوگ چوبیس چوبیس گھنٹے جاگ کر گزارتے ہیں تو جب دنیا کی عارضی خوشی کا یہ حال ہے کہ نیند میں کمی واقع ہو جاتی ہے تو جنّت کی خوشی کا کیا عالَم ہوگا! وہاں جنتیوں کو اللہ پاک کی طرف سے ایسی آسائشیں، فرحتیں اور خوشیاں دی جائیں گی کہ اُنہیں نیند کی حاجت ہی نہ رہے گی۔

جس طرح خوشی کی وجہ سے نیند میں کمی واقع ہوتی ہے اسی طرح کاروبار کے خوب چمکنے یا کسی کام کا سیزن آنے کے باعث بھی نیند میں نمایاں کمی آجاتی ہے جیسا کہ رمضان المبارک میں درزیوں کا سیزن آتا ہے تو وہ دن رات کپڑے سلائی کرنے میں لگے ہوتے ہیں، انہیں نہ نمازِ تراویح کی فکر ہوتی ہے نہ روزے کا خیال، بس وہ اسی سوچ میں مگن ہوتے

ہیں کہ کسی طرح ہمارا ٹائم بڑھتا چلا جائے، رات دِن انہیں چھوٹے معلوم ہوتے ہیں اور کام کی مَشْغُولِیَّت ان کی نیند اُڑا دیتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں آدمی مسلسل جاگ کر کام نہیں کر سکتا اسے 24 گھنٹوں میں کچھ نہ کچھ نیند چاہیے ہوتی ہے البتّہ بعض لوگ ایسے سخت جان ہوتے ہیں کہ دو دو، تین تین بلکہ چار چار دن تک بھی جاگ کر کام کر لیتے ہیں۔

بہر حال یہ اللہ پاک کا نظام ہے کہ جنت میں نیند نہیں آئے گی اور نیند نہ آنے کی وجہ سے جنتیوں کو کسی قسم کی پریشانی بھی نہ ہو گی۔

امیرِ اہلِ سنّت کی خواہش

امیرِ اہلِ سنّت، مولانا محمد الیاس قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نیکی کی دعوت عام کرنے کے حوالے سے اپنی کُڑھن کا اظہار کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: میرا جی چاہتا ہے کہ کاش! مجھے نیند نہ آئے اور نیند نہ آنے کی وجہ سے میں بیمار اور سُست بھی نہ پڑوں اور چوبیس گھنٹے چُستی کے ساتھ دین کا کام کرتا رہوں، ظاہر ہے اس خواہش کا پورا ہونا مشکل ہے کیونکہ نیند آنا بھی اللہ پاک کا ایک نظام ہے جسے جاری رہنا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! دنیا ایک اِمتحان گاہ ہے اس لیے یہاں تکالیف، پریشانیاں، پابندیاں اور طرح طرح کے دیگر مسائل ہیں لیکن جب ہم اس امتحان میں کامیاب ہو کر جنت میں جائیں گے تو یہ ساری پریشانیاں، تکالیف اور پابندیاں ختم ہو جائیں گی۔ جنّت اللہ پاک کی قدرت کا ایسا مَظہر ہے جہاں انعامات واِکرامات کی بارشیں ہوں گی اور کسی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہو گی۔ جنت میں نہ تو کافر ہوں گے اور نہ ہی ایسے لوگ کہ جن سے ہمیں لڑنا جھگڑنا پڑے، وہاں اَمن ہی اَمن ہو گا۔

سونے اور چاندی کے مِنبَر

جنّت میں سونے اور چاندی کے ممبر ہوں گے اور جنتیوں میں سے جو اَدنیٰ جنّتی ہو گا وہ مُشک اور کافُور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں، اپنے گمان میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے۔ (ترمذی،4/246،حدیث:2558) یعنی یہ نہیں سمجھیں گے کہ فلاں کو تو نور کی کرسی ملی جبکہ میں کافور کے ٹِیلے پر بیٹھا ہوں، وہاں کسی کو کسی سے حسد اور حسرت نہ ہو گی کہ اس کے دل میں رَنج کی کیفیت پیدا ہو۔

بِلا تَکلُّف دیدارِ الٰہی

جنّت میں اللہ پاک کا دیدار اس طرح صاف اور بِلا تَکلُّف ہو گا جیسے لاکھوں آدمی سورج اور چاند کو اپنی اپنی جگہ سے دیکھتے ہیں اور کسی کو پنجوں کے بل کھڑے ہو کر اور نظریں اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اللہ پاک ہر جنّتی پر تجلّی فرمائے گا اور کسی سے فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! تجھے یاد ہے جس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا؟ یعنی دنیا کے بعض گناہ یاد دِلائے گا، بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! کیا تو نے مجھے بخش نہ دیا تھا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مغفرت کی وُسعَت ہی کی وجہ سے تُو اس مرتبے کو پہنچا، سب جنّتی اسی حالت میں ہوں گے کہ بادل چھا جائے گا اور ان پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ اس طرح کی خوشبو انہوں نے پہلے کبھی نہ سونگھی ہو گی۔ اب اللہ پاک فرمائے گا: اس عزت کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لیے تیار کر رکھی ہے اور جو چاہو لے لو۔ لوگ جنت کے ایک بازار میں جائیں گے جسے فرشتے گھیرے ہوئے ہوں گے، اس بازار میں ایسی چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی، نہ کانوں نے سُنی، نہ دل پر ان کا خیال گزرا، وہاں خرید و فروخت نہیں ہو گی بلکہ جسے جو چیز پسند آئے گی وہ اس کے ساتھ کر دی جائے گی۔ جنتی

آپس میں ملاقات کریں گے، چھوٹے مرتبے والا جب بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا تو اس کا لباس اس کو پسند آئے گا اور پھر کچھ ہی دیر میں اسے اپنا لباس اس بڑے مرتبے والے جنتی کے لباس سے اچھا معلوم ہونے لگ جائے گا اور ایسا اس لیے ہو گا کہ جنّت میں کوئی غم نہیں ہے۔ پھر جنتی بازار سے واپس اپنے اپنے گھروں پر آئیں گے، وہاں ان کی بیویاں ان کا اِستقبال کریں گی اور مُبارک باد دے کر کہیں گی: آپ واپس ہوئے اور آپ کا جمال اس سے بہت بڑھ گیا ہے کہ جب آپ ہمارے پاس سے گئے تھے، وہ جواب دیں گے: اللہ پاک کے حضور ہمیں حاضری کا شرف ملا اور ہم دیدارِ الٰہی سے فیضیاب ہوئے تو ظاہر ہے ہمارے حُسن کو بڑھنا ہی تھا۔ (ترمذی،4/246،حدیث:2558ملتقطاً)

جنّتیوں کی ملاقات کا طریقہ

ہمیں یہاں دنیا میں کسی سے ملاقات کرنی ہو تو بعض اوقات بسوں وغیرہ کا سفر اختیار کرنا پڑتا ہے اور بڑی تکلیفیں اُٹھانا پڑتی ہیں لیکن جنتیوں کی آپس میں ملاقات کا اَنداز بڑا پیارا ہو گا اور اس میں کسی قسم کی مَشقّت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا، وہ اگر ملاقات کرنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا۔ (جمع الجوامع،1/152،حدیث:993) اور ایک روایت میں ہے ان کے پاس نہایت اعلیٰ درجے کی سُواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے جن پر سُوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے۔ (ترمذی،4/244،حدیث:2553)

سب سے کم درجے کا جنّتی

سب سے کم درجے کا جو جنتی ہو گا اس کے باغات، بیبیاں، خُدّام اور تخت ہزار برس کی مَسافت تک ہوں گے اور ان میں اللہ پاک کے نزدیک سب سے معزّز وہ ہو گا جو اس کے دیدار سے روزانہ صبح و شام مُشَرَّف ہو گا۔ (ترمذی،4/248،حدیث:2562ماخوذاً)

دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہ ہوگی

جب جنّتی جنّت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ پاک ان سے فرمائے گا: کچھ اور چاہتے ہو جو میں تم کو دوں؟ وہ عرض کریں گے: اے اللہ! تُو نے ہمارے منہ روشن کیے، ہمیں جنّت میں داخل کیا اور جہنم سے نجات دی، اس وقت مخلوق سے پردہ ہٹ جائے گا اور دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر ان کے لیے کوئی نعمت نہ ہوگی۔ (مسلم، ص95، حدیث: 449)

حوضِ کوثر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِن نعمتوں کے علاوہ بھی جنّت میں بے شُمار نعمتیں ہیں۔ وہاں "کوثر (یعنی نہر)" بھی ہے بلکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دو حوض ہوں گے ایک پُل صِراط سے پہلے اور دوسرا پُل صِراط کے بعد، ان دونوں کا نام کوثر ہے۔ (التذکرۃ باحوال الموتی، ص291) قیامت کے روز اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے پیاسے غلاموں کو بھر بھر کر جام عطا فرمائیں گے۔ (بخاری، 4/268، حدیث: 6583 ماخوذاً) جو ایک بار حوضِ کوثر سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (بخاری، 4/267، حدیث: 6579) ویسے تو ہر نبی کے لیے ایک حوض ہوگا جس سے اُن کی اُمّت سیراب ہوگی اور وہ اپنی اُمّت کی کثرت پر فخر کریں گے لیکن سب سے زیادہ تعداد نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اُمتیوں کی ہوگی چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے اور وہ آپس میں فخر کرتے ہیں کہ کس کے حوض پر زیادہ لوگ آتے ہیں، مجھے اُمّید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ (ترمذی، 4/200، حدیث: 2451 ملتقطاً)

ایک سوال اور اس کا جواب

ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سُوال آئے کہ جنت میں حوضِ کوثر بھی ہے اور

www.dawateislami.net

پاکیزہ شراب بھی، شہد بھی ہے اور پانی و دُودھ بھی، جب جنت میں پیاس ہی نہ لگے گی تو جنتی انہیں کیوں پئیں گے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جنّتی ان مشروبات کو لذّت کے لیے پئیں گے اور جتنا پیتے جائیں گے ان کی لذّتیں اُتنی بڑھتی چلی جائیں گی۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/485ماخوذاً)

اسے مزید اس مثال سے سمجھیے کہ جب ہمیں پیاس لگتی ہے تو ہم پانی پیتے ہیں اور بعض اوقات پانی پینے کے بعد چائے بھی پی لیتے ہیں، ایسی صورت میں ہم چائے پیاس بجھانے کے لیے نہیں بلکہ لذّت کے لیے پیتے ہیں۔ اسی طرح ہم شربت، ٹھنڈی بوتل اور لسّی وغیرہ مشروبات بھی لذّت کے لیے پیتے ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی جنتی نعمتیں ایسی نہیں کہ اُنہیں چھوڑ دیا جائے۔ وہ شخص خوش نصیب ہے جو جنت میں داخل کیا جائے گا اور وہ شخص بد نصیب ہے جو جنت سے محروم کر دیا جائے گا۔ دیکھیے! جب جنت اتنی عَظیمُ الشان ہے اور اس پر ہمارا پختہ یقین بھی ہے تو پھر ہم اس کے حصول کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ دنیا کا بھی یہی دَستور ہے کہ اگر کوئی چیز حاصل کرنی ہو تو اس کے لیے کوشش کرنی پڑتی ہے مثلاً اگر نوکری حاصل کرنی ہو تو اس کے لیے بندہ خوب بھاگ دوڑ کرتا ہے، تقریباً 20 یا 25 سال تک تعلیم حاصل کرتا ہے تاکہ اچھی نوکری مل سکے اور اگر نوکری سے پہلے انتقال کر جائے تو اس کے ماں باپ کے نصیب کی بات ہے کیونکہ ماں باپ تو یہی چاہتے ہیں کہ ہمارا بچہ ڈاکٹر یا انجینئر بنے لیکن بعض اوقات تعلیم کے آخری سال اس کا انتقال ہو جاتا ہے۔ نیز صرف ڈِگری حاصل کر لینا نوکری ملنے کی ضمانت نہیں، اس کے لیے مزید بھاگ دوڑ بھی کرنا پڑتی ہے مثلاً نوکری کے لیے انٹرویو دینا ہوتا ہے اور انٹرویو میں پاس ہونے کے لیے یا تو سِفارش کروانا پڑتی ہے یا پھر

رِشوت سے کام لینا پڑتا ہے اور بعض اوقات کسی ایسے ادارے میں نوکری حاصل کرنے کے لیے کہ جہاں آمدنی اور سہولیات زیادہ ہوں بندہ خوب تگ ودو کرتا ہے پھر کہیں جا کر اس کو نوکری مُیَسَّر آتی ہے۔

تعجّب ہے کہ دُنیا کی ایک نوکری کی خاطر بندہ اپنی زندگی کا ایک حصہ اس کی جِدّ وجَہد میں گُزار دیتا ہے جبکہ عَظِیمُ الشان جنّت جس کی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور جس کے وُجود پر اس کا پختہ یقین ہے اُسے پانے کے لیے کوشش نہیں کرتا۔ آہ! بندہ کیسا نادان اور بے عقل ہے کہ دنیا کی عارضی نعمتوں کو پانے کے لیے خوب محنت کرتا ہے لیکن جنّت کی ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو پانے کے لیے محنت نہیں کرتا حالانکہ اُنہیں پانے کے لیے اتنی کوشش نہیں کرنا پڑتی اور اُن کا حصول بہت آسان ہے مثلاً نماز پڑھنے والے کے لیے جنت کی بشارتیں ہیں تو نماز پڑھنے میں کیا مشکل ہے؟ نوکری میں آٹھ، دس بلکہ بارہ بارہ گھنٹوں تک خون پسینا بہانا پڑتا ہے جبکہ نماز پڑھنے میں دس، پندرہ یا زیادہ سے زیادہ بیس منٹ لگتے ہیں، اگر آپ پانچوں وقت کی نمازیں ملالیں تو گھنٹا یا سَوا گھنٹا لگے گا اور اس کے بدلے جنّت ملنے کا بھرپور موقع ہے لیکن افسوس! یہ آسان کام ہم سے نہیں ہو پاتا۔

اس کے بر عکس دنیا حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے اور اس راہ میں پریشانیاں، آفتیں، مصیبتیں اور طرح طرح کی آزمائشیں بھی آتی ہیں، اس کے باوُجود دُنیا کے حُصول کے لیے ہر قسم کی محنت اور قربانی ہمیں گوارا ہے جبکہ جنت جو کہ نعمتوں کا گھر ہے اُسے حاصل کرنے کے لیے معمولی سی تکلیف بھی ہمیں گوارا نہیں ہوتی۔ حضرتِ اِمام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک بزرگ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: انسان جتنا دولت سے پیار کرتا ہے اگر اتنا جنت سے کرتا تو دونوں کو پالیتا۔ (احیاء العلوم، 4/245)

لیکن بدقسمتی سے یہ صرف مال و دولت سے پیار کرتا ہے، اسے پلاٹ سے پیار ہے، اپنے دنیاوی کھیت اور باغات سے پیار ہے، اپنے گودام اور اپنی دکان سے پیار ہے، اپنے مکان سے پیار ہے لیکن اسے جنّت سے جیسا پیار ہونا چاہیے ویسا نہیں ہے۔ انسان جنّتی نعمتوں کے بارے میں سُن کر "سُبْحٰنَ اللہ" بھی کہے گا، "صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد" بھی کہے گا، خوش ہو کر جھومے گا بھی لیکن عملی طور پر جنّت حاصل کرنے کے لیے تیار نہیں ہو گا۔

غور کیجئے! جب ہم پلاٹ کی تمنّا کرتے ہیں اور پھر اسے حاصل کرنے کے لیے عملی طور پر پوری کوشش کرتے ہیں تو وہ ہمیں مل جاتا ہے، اسی طرح نوکری حاصل کرنے کے لیے اچھی طرح کوشش کرتے ہیں تو وہ بھی مل جاتی ہے لیکن جنّت پانے کے لیے ہمارا جذبہ گویا اس طرح کا ہوتا ہے کہ "جنّت مل جائے تو اچھا ہے" یا "جنّت ملنی چاہیے" یا ہم رسمی طور پر "جنّت ملنے کی دُعا" مانگتے ہیں عملی اقدامات نہیں کرتے۔

سنّتوں کو زندہ کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو شخص سنّتوں پر عمل کر کے اُنہیں زندہ کرے اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے حقیقی معنوں میں محبّت کرے تو اِن شاءَ اللہ وہ جنّت میں سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ہو گا لہٰذا خوب خوب سنّتوں پر عمل کیجیے اور چہرے پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنّت داڑھی شریف بھی سجا لیجئے کہ اس کی بڑی فضیلت ہے چنانچہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو اس دور میں داڑھی رکھے گا اُسے 100 شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 1 / 173 ماخوذاً)

الحمدُ لِلّٰہ! آج معاشرے میں جو داڑھی کی بہاریں نظر آرہی ہیں اس میں عاشقانِ رسول

کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کا بہت بڑا کردار ہے ورنہ پہلے اتنے داڑھی والے اَفراد کہاں نظر آتے تھے؟ یہ پیاری پیاری سنّت دِن بدِن مِٹتی چلی جارہی تھی۔

آج کل معاشرے میں اپنے کردار کی وجہ سے جہاں سنت کے مطابق ایک مٹّھی داڑھی رکھنا ایک مشکل کام ہے وہاں عمامہ شریف سجانا بھی ایک بہت دُشوار کام ہے۔ اگر عمامہ شریف سجانے کی ترغیب دلائی جائے تو بہت سے لوگ یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ ہم جس ادارے میں کام کرتے ہیں وہاں عمامہ شریف سجانے پر ہمارا مذاق اُڑایا جائے گا اس لیے ہم عمامہ شریف نہیں سجا سکتے۔ ایسا کہنے والے عام طور پر کردار کے حوالے سے کمزور ہوتے ہیں مثلاً چھوٹی چھوٹی باتوں پر زبان دَرازی کرنا، خواہ مخواہ اُلجھنا اور بحثیں کرنا ان کی عادت ہوتی ہے، اگر ایسے افراد سنجیدہ ہوجائیں تو کوئی ان کے عمامے کا مذاق نہیں اُڑائے گا۔

یہ حقیقت اور تجربے کی بات ہے کہ جو سنجیدہ اور نیک کردار ہوتا ہے اُسے داڑھی شریف رکھنے یا عمامہ شریف سجانے پر کوئی نہیں چھیڑتا۔ بالفرض اگر عمامہ شریف سجانے کی وجہ سے کوئی مذاق اُڑائے تو بندہ چپ چاپ وہاں سے چلا جائے، اگر دو تین بار اس طرح درگزر سے کام لے تو مذاق اُڑانے والے خود بخود ٹھیک ہوجائیں گے۔

ایک شیطانی بہانہ

بعض لوگ اس لیے بھی عمامہ شریف نہیں سجاتے کہ غلطی ہوجانے پر لوگ ان کی ذات کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کو بھی تنقید کا نشانہ بنائیں گے تو ایسوں کے لیے عرض ہے کہ آپ اپنا کردار ستھرا رکھیے، باعمل مسلمان بن کر دکھایئے اِن شاءَ اللّٰہ لوگ آپ سے متأثر ہوں گے اور آپ کی پیروی بھی کریں گے، اگر آپ کے عمل میں کوتاہی ہے، آپ کی

www.dawateislami.net

زبان تیز چلتی ہے، آپ کو غصہ بہت زیادہ آتا ہے اور آپ میں اَخلاق نام کی کوئی چیز نہیں تو پھر لوگ نہ آپ کی داڑھی دیکھیں گے اور نہ عمامہ شریف، آپ کی ذات کو خوب تنقید کا نشانہ بنائیں گے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک سنّت داڑھی شریف رکھ لیجئے، سر پر عمامہ شریف سجایئے اور سنّت کے مطابق لباس پہننا شروع کر دیجئے اِن شاءَ اللہ دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی شخصیت میں نکھار آئے گا اور لوگوں پر آپ کا رُعب بحال ہو جائے گا۔ یاد رکھیے! پاجامہ اور شلوار کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر ہونے چاہئیں کہ "جو کپڑا تکبّر کے باعث ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنّم کی آگ میں ہے" (بخاری، 4/46، حدیث:5787 ماخوذاً)۔ لیکن بد قسمتی سے آج کل لوگوں کو اس کی پروا نہیں ہے۔

آہ! ہم صرف زبانی کلامی طور پر جہنم سے بچنا چاہتے ہیں اس کے لیے عمل کی کوشش نہیں کرتے البتّہ ہم میں سے ہر ایک تنگدستی سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ دیکھیے! جتنا ہم تنگدستی سے ڈرتے ہیں اگر اتنا جہنّم سے ڈرتے تو دونوں سے بچ جاتے جیسا کہ حضرتِ امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک بزرگ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: لوگ جتنا تنگدستی سے ڈرتے ہیں اگر اتنا جہنّم سے ڈرتے تو دونوں سے بچ جاتے۔ (احیاء العلوم، 4/245)

اے عاشقانِ رسول! جنّت اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، ہمیں چاہیے کہ اسے پانے کی بھرپور کوشش کریں اور خود کو جہنّم سے بچاتے ہوئے جنّت کے راستے پر چل پڑیں۔ اللہ پاک ہمیں بِلا حساب و کتاب داخِلِ جنّت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

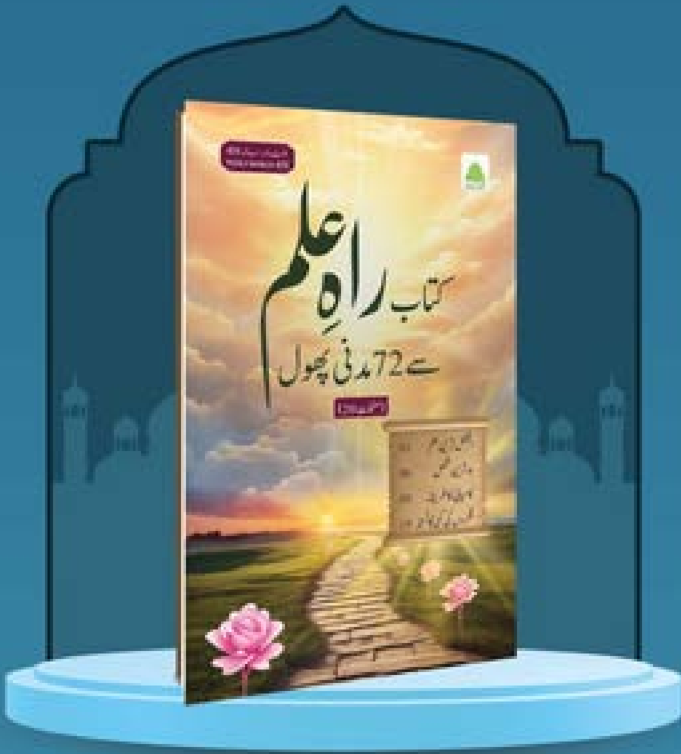

978-969-722-863-8
01082590

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net